69808 ـ قبلہ رخ لیٹرین بنانے کا حکم

سوال

میں اس وقت گھر تعمیر کر رہا ہوں مجھے یہ بتایا گیا ہے کہ لیٹرین کا رخ قبلہ کی طرف نہیں ہونا چاہیے، چاہے آگے دیوار بھی حائل ہو کیا یہ کلام صحیح ہے ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے صحیح حدیث میں ثابت ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے قضائے حاجت کرتے وقت قبلہ رخ ہونا اور قبلہ کی طرف پیٹھ کر کے قضائے حاجت کرنے سے منع فرمایا ہے.

جمہور علماء کرام (جن میں امام مالك، امام شافعی، امام احمد رحمہم اللہ شامل ہیں) کا کہنا ہے کہ یہ نہی اس شخص کے لیے ہے جو ایسی جگہ قضائے حاجت کرے جہاں قبلہ اور اس کے مابین آڑ اور چھپاؤ نہ ہو، لیکن عمارتوں اور گھروں میں انہوں نے قضائے حاجت میں قبلہ رخ یا قبلہ کی طرف پشت کرنا جائز قرار دیا ہے.

اور کچھ دوسرے علماء کرام (جن میں امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ شامل ہیں، اور شیخ الاسلام ابن تیمیہ نے بھی اسے ہی اختیار کیا ہے) قضائے حاجت کے وقت مطلقا قبلہ رخ اور پشت کرنا حرام ہے، چاہے عمارتوں میں ہو یا کھلی جگہ پر.

دیکھیں: المغنی ابن قدامہ (1 / 107) حاشیۃ ابن عابدین (1 / 554) الموسوعۃ الفقھیۃ (5 / 34).

جبکہ ابھی آپ گھر کی تعمیر کے مرحلہ میں ہیں اس لیے احتیاط اسی میں ہے اور بہتر یہی ہے کہ آپ لیٹرین کا رخ اس طرح رکھیں کہ قضائے حاجت کے وقت نہ تو قبلہ رخ ہو اور نہ ہے قبلہ کی طرف پشت، تا کہ اختلاف سے نکلا جا سکے.

مستقل فتوی کمیٹی سے درج ذیل سوال کیا گیا:

گھروں یا کھلی جگہ میں قضائے حاجت کے وقت قبلہ رخ ہونا یا اس کی طرف پشت کر کے قضائے حاجت کرنے کا حکم کیا ہے ؟

پھر یہ بھی بتائیں کہ اس وقت جو عمارتیں استعمال کی جا رہی ہیں اور ان میں لیٹرین قبلہ رخ ہے یا قبلہ کی طرف پشت ہوتی ہو اور ساری لیٹرین کو گرائے بغیر اس میں تبدیلی ممکن نہ ہو تو اس کا حکم کیا ہے ؟

آخر میں یہ سوال بھی ہے کہ ہمارے پاس کچھ کالونیاں ہیں جن کی ابھی تنفیذ نہیں ہوئی اور بعض لیٹرینیں قبلہ رخ ہیں یا پھر قبلہ کی طرف پشت ہوتی ہے کیا انہیں تبدیل کرنا ضروری ہے یا کہ اسے ویسے ہی رہنے دیا جائے اور اس میں کوئی حرج نہیں ؟

کمیٹی کا جواب تھا:

اول:

علماء کرام کے اقوال میں میں صحیح قول یہ ہے کہ قضائے حاجت کے وقت قبلہ رخ ہونا یا اس کی طرف پشت کرنا حرام ہے، لیکن گھروں اور عمارتوں کے اندر جائز ہے، یا پھر کعبہ اور اس کے قریب کوئی آڑ ہو جو کعبہ کے درمیان حائل ہو تو جائز ہے، مثلا اونٹ کا کجاوہ، یا کوئی درخت یا پہاڑ اور چٹان وغیرہ.

اکثر اہل علم کا قول یہی ہے کیونکہ ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی کی حدیث میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

" جب تم میں سے کوئی ایک قضائے حاجت کے لیے بیٹھے وہ نہ تو قبلہ رخ ہو کر بیٹھے اور نہ ہی قبلہ کی طرف پشت کرے "

اسے امام احمد اور امام مسلم نے روایت کیا ہے.

اور ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" جب تم قضائے حاجت کے لیے جاؤ تو قبلہ کی طرف رخ نہ کرو، اور نہ ہی اس کی طرف پیٹھ کرو، لیکن مشرق یا مغرب کی طرف اپنا رخ کیا کرو "

اسے بخاری اور مسلم نے روایت کیا ہے.

اور ابن عمر رضی اللہ تعالی عنہما بیان کرتے ہیں کہ:

" میں ایک روز حفصہ رضی اللہ تعالی عنہا کے گھر کی چھت پر چڑھا تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو شام کی طرف رخ اور قبلہ کی طرف پیٹھ کر کے قضائے حاجت کرتے ہوئے دیکھا "

اسے بخاری اور مسلم اور سنن اربعہ نے روایت کیا ہے.

اور ابو داود اور حاکم نے روایت کیا ہے کہ مروان الاصفر رحمہ اللہ کہتے ہیں میں نے عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالی عنہما کو دیکھا کہ انہوں نے اپنی اونٹنی بٹھائی اور قبلہ رخ ہو کر اونٹنی کی طرف پیشاب کیا، تو میں نے عرض کیا:

" اے ابو عبد الرحمن کیا اس سے منع نہیں کیا گیا ؟

تو انہوں نے فرمایا: یہ کھلی جگہ اور فضاء میں منع ہے، اگر تیرے اور قبلہ کے درمیان کوئی آڑ ہو جو تجھے چھپا رہی ہو تو کوئی حرج نہیں "

ابو داود رحمہ اللہ نے اس حدیث پر سکوت اختیار کیا ہے، اور حافظ ابن حجر فتح الباری میں کہتے ہیں: اس کی سند حسن ہے.

احمد، ابو داود، ترمذی اور ابن ماجہ نے جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالی عنہما سے روایت کیا ہے کہ:

" نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں پیشاب کرتے وقت قبلہ رخ ہونے سے منع فرمایا، تو میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو فوت ہونے سے ایک برس قبل قبلہ رخ دیکھا "

بہت سے اہل علم دلائل کے درمیان جمع اور تطبیق کرتے ہوئے یہی کہتے ہیں کہ ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ وغیرہ کی حدیث کو اس پر محمول کیا جائیگا کہ اگر کھلی جگہ میں بغیر کسی آڑ کے قضائے حاجت کی جائے، اور جابر بن عبد اللہ اور ابن عمر رضی اللہ تعالی عنہم کی احادیث کو گھروں اور عمارتوں یا پھر قبلہ اور اس کے درمیان آڑ اور پردہ پر محمول کیا جائیگا.

اس سے یہ علم ہوا کہ عمارتوں اور گھروں میں قضائے حاجت کرتے ہوئے قبلہ رخ اور قبلہ کی طرف پیٹھ کرنا جائز ہے.

دوم:

اگر تو یہ کالونیاں عمارتوں کے لیے ہیں اور ابھی ان کی تنفیذ نہیں ہوئی اور اس میں قبلہ رخ یا پھر قبلہ کی طرف پشت ہونے والی لیٹرینیں ہیں تو احتیاط اسی میں ہے کہ ان میں تبدیلی کر لی جائے، تا کہ قضائے حاجت کے وقت قبلہ رخ نہ ہوا جائے اور نہ ہی قبلہ کی طرف پشت ہو، اس طرح اختلاف سے بھی بچا جا سکتا ہے، اور اگر ان میں تبدیلی نہ بھی کی جائے تو سابقہ احادیث کی روشنی میں اس میں کوئی گناہ نہیں " انتہی.

دیکھیں: فتاوی اللجنۃ الدائمۃ للبحوث العلمیۃ والافتاء (5 / 97).

والله اعلم .